از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 31 اکتوبر 1956

راجہ بہادر موتی لال پونا ملز

بنام

تکارام پیراجی ماسیل۔

[بھگوتی، وینکٹاراما آئیر، ایس کے داس اور گووندا مینن جسٹس صاحبان]

صنعتی تنازعہ-ہڑتال-کام کرنے کے موجودہ نظام میں تبدیلی-کارکنوں کا غیر قانونی تبدیلی پر اعتراض اور ہڑتال پر جانا-ہڑتال، آیا غیر قانونی ہو-بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 (بمبئی XI، سال 1947)، دفعہ 97(1)(c)۔

بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 1946 کی دفعہ 97(1)(c) کے مطابق: "ہڑتال غیر قانونی ہو گی اگر اسے صرف اس وجہ سے شروع کیا جائے یا جاری رکھا جائے کہ آجر نے کسی حکم رواں کی توضیعات پر عمل نہیں کیا ہے یا غیر قانونی تبدیلی کی ہے۔

درخواست گزار مل کی انتظامیہ نے کام کے موجودہ نظام میں تبدیلی لانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے رضاکارانہ طور پر چار کرگھوں کی شرح پر کام کرنے والے چند مزدوروں سے دو ماہ کی مدت کے لیے بنکر سے پوچھ کر ایک تجربہ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے بذریعے رکنوں نے اعتراض کیا کہ یہ اس بنیاد پر ایک غیر قانونی تبدیلی ہے کہ انتظامیہ پہلے ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ بذریعے رسے گزرے بغیر قانونی طور پر کوئی تبدیلی متعارف نہیں کرا سکتی، اور ہڑتال پر چلے گئے۔ سوال یہ تھا کہ کیا ہڑتال غیر قانونی تھی۔

حکم ہوا کہ، چونکہ کارکنان صرف اس وجہ سے ہڑتال پر گئے تھے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی تبدیلی یا تجربہ ایک غیر قانونی تبدیلی تھی، اس لیے ان کی کارروائی ایکٹ کی دفعہ 97(1)(c) کی واضح شرائط کے اندر آئی اور ہڑتال غیر قانونی تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 323، سال 1955۔

خصوصی دیوانی درخواست نمبر 159، سال 1953 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 2 جولائی 1953 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

آر جے کولاہ اور اے سی ڈیو، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے ایچ آر گوکھلے، کے آر چودھری اور ایم آر رنگاسوامی۔

31.1956 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ گووندا مینن جسٹس نے دیا۔

20 جولائی 1954 کو بمبئی کی بااختیار عدالتِ عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت فٹنس کا سرٹیفکیٹ دیا کہ 2 جولائی 1953 کو خصوصی دیوانی درخواست نمبر 159، سال 1953 میں منظور کیا گیا اس عدالت کا فیصلہ عدالت عظمیٰ میں اپیل کے لیے موزوں تھا کیونکہ اس میں قانون کا کافی سوال شامل تھا، اور یہ اس طرح کی تصدیق کے مطابق ہے کہ مذکورہ اپیل اب اس عدالت کے سامنے ہے۔ حقائق اور حالات کا ایک مختصر خلاصہ، جس کی وجہ سے عدالت عالیہ میں سرٹیریری کی رٹ کے لیے درخواست دی گئی، اس میں شامل قانون کے سوال کی درست تعریف کے لیے ضروری ہو جاتا ہے اور اس لیے اسے جلد بیان کیا جا سکتا ہے۔

اپیل کنندہ جسے اس کے بعد سہولت کے مقصد سے "دی مل" کہا جا سکتا ہے، ایک محدود کمپنی ہے جو پونہ میں واقع کاٹن ٹیکسٹائل اسپننگ اینڈ ویونگ مل کی مالک ہے اور اس کے پاس ہے، جس میں بڑی تعداد میں ایسے کارکنوں کو ملازمت دی گئی ہے جن کی یونین ان کی ہے۔ پہلا جواب دہندہ مل کے ذریعہ ملازم ایک کارکن ہوتا ہے اور دوسرا جواب دہندہ پونا گرنی کامگر یونین ہوتا ہے جس کا پہلا جواب دہندہ رکن ہوتا ہے۔ جواب دہندگان 3 سے 5 کو پہلی بار میں باضابطہ طور پر فریق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، لیکن سماعت کے وقت ان کے ناموں کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ 580 کرگھے چلا رہا تھا، جس پر کام کرنے کے لیے ایک بنکر کو دو کرگھوں کی شرح سے الاٹ کیا گیا تھا۔ اور جب 29 اگست 1951 کو چیزیں اس حالت میں تھیں تو انتظامیہ نے اس سلسلے میں نوٹس جاری کیا کہ یکم ستمبر 1951 سے 16 کرگھوں پر 2 ماہ کی مدت کے لیے ایک بنکر کے

لیے چار کرگھوں کا تجربہ جاری رکھنا مطلوب تھا۔ اگر اس مدت کے اختتام پر یا اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے یہ پایا گیا کہ کام کامیاب رہا ہے، تو انتظامیہ ایکٹ کے تحت مطلوبہ تبدیلی کا نوٹس دینے کے بعد اسکیم متعارف کرائے گی۔ اس نوٹس کا مقصد بظاہر معقولیت یا کارکردگی کے نظام کو متعارف کرانا تھا، اگر اور جب تجویز کردہ تجربہ کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ 4 ستمبر 1951 کو اس نوٹس کے نتیجے میں، یونین کے سکریٹری نے اپیل کنندہ مل کے منیجر کو لکھا کہ بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کے تحت انتظامیہ یونین کے نمائندوں اور بذریعے رکنوں کو پہلے مقررہ فارم میں تبدیلی بذریعے نوٹس دیے بغیر اور ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ دوسرے طریقہ بذریعے رسے گزرے بغیر قانونی طور پر بذریعے م کرنے کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی متعارف نہیں کرا سکتی؛ اور انتظامیہ کو مزید مطلع کیا گیا کہ اگر وہ غیر قانونی طور پر تبدیلی کو جاری رکھنے پر اصرار کرتے ہیں تو مزدور مناسب عدالتوں میں جانے کے لیے آزاد ہوں گے۔ نوٹس میں یہ بھی کہا گیا کہ نئے نظام کے متعارف ہونے سے کارکنوں کی اجرت متاثر ہوگی اور بڑی مشکلات پیدا ہوں گی؛ اور یہ کہ اگر کچھ بھی ناخوشگوار ہوا تو اس کا الزام مکمل طور پر انتظامیہ پر ہوگا، کیونکہ یونین کے لیے اس معاملے میں کارکنوں کو قابو کرنا ناممکن ہوگا۔

چار کارکنوں نے رضاکارانہ طور پر اس تجربے پر کام کیا اور 6 ستمبر 1951 کو 16 کرگھوں پر اسی کے مطابق کام کرنا شروع کر دیا، جس پر دوسرے کارکنوں نے اعتراض اٹھایا اور چار وفادار کارکنوں کو تجرباتی کام جاری رکھنے سے روک دیا گیا۔ لیکن انتظامیہ نے نوٹس واپس نہیں لیا اور انتظامیہ کی طرف سے تجربے میں حصہ لینے کے لیے 4 کے علاوہ کسی کی ضرورت نہیں تھی۔ مزدوروں کی دوسری شفٹ نے بھی کام کرنے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں 6 اور 26 ستمبر 1951 کے درمیان ملوں میں مکمل ہڑتال ہوئی۔

10 ستمبر 1951 کو اپیل کنندہ نے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 (بمبئی XI، سال 1947) کی دفعہ 78 اور 97 کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں دعا کی گئی کہ 6 ستمبر 1951 کو شروع ہونے والی دونوں شفٹوں پر کام کرنے والے بنکروں کی طرف سے کی گئی ہڑتال، اور درخواست پیش کرنے تک جاری رہنے کو مذکورہ ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی قرار دیا جائے۔ 16 ستمبر 1951 کو مل مزدور سبھا کے نائب صدر نے مذکورہ شکایت کے جواب میں ایک تحریری بیان دائر کیا جس میں کہا گیا کہ کارکنوں نے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کی ہڑتال نہیں کی اور یہ کہ بنکروں نے کبھی بھی اپنا مناسب اور معمول کا کام کرنے سے انکار نہیں کیا بلکہ صرف ان غیر قانونی کاموں کو کرنے سے انکار کر دیا جن پر آجروں نے

ان پر اصرار کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، وہ فی بنکر دو لوم رکھنے اور کوشش شدہ تجربے پر کام نہ کرنے پر راضی تھے۔ مذکورہ بالا تحریری بیان داخل کرنے کے تین دن کے اندر، دو کارکنوں نے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کی دفعہ 78 اور 98 کے تحت اسی لیبر عدالت کے سامنے انتظامیہ کے خلاف درخواست دائر کی جس میں اس اعلان کی درخواست کی گئی کہ انتظامیہ کی کارروائی کے نتیجے میں ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی تالا بندی ہوئی ہے، اور اس لیے انتظامیہ کو مذکورہ غیر قانونی تبدیلی کو واپس لینے کا حکم دیا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ نے غیر قانونی تالا بندی کے اعلان کے لیے درخواست میں موجود الزامات کا جواب دیتے ہوئے ایک تحریری بیان دائر کیا اور کہا کہ ان کی کارروائی بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کی خلاف ورزی نہیں تھی، کیونکہ یہ غیر قانونی تبدیلی نہیں تھی۔

بمبئی کی لیبر عدالت نے دونوں درخواستوں کو ایک ساتھ سنا اور 26 ستمبر 1951 کے ایک مشترکہ حکم نامے میں کہا کہ چونکہ انتظامیہ نے کسی کو کوئی کام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا، اس لیے ان کی کارروائی کو غیر قانونی تالا بندی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ کارکنوں نے غیر قانونی ہڑتال کے مترادف صورتحال پیدا نہیں کی۔ ان نتائج کا نتیجہ متعلقہ درخواستوں میں موجود دعاوٴں کی منظوری کی نفی تھا، لیکن اس کے علاوہ عدالت نے اعلان کیا کہ انتظامیہ کی کارروائی ایک غیر قانونی تبدیلی تھی اور اس لیے وہ نوٹس جس کے ذریعے تجربے کی کوشش کی گئی تھی، واپس لیا جانا چاہیے۔

کارکنان اپنی درخواست کے نتیجے سے مطمئن تھے لیکن انتظامیہ اس اعلان سے ناراض تھی کہ ان کی کارروائی ایک 'غیر قانونی تبدیلی' کے مترادف ہے جس نے بمبئی میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل (اپیل نمبر 293، سال 1951) کے سامنے اپیل دائر کی جس پر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فاضل ججوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ کارکنوں کی ہڑتال غیر قانونی تھی۔ انہوں نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ انتظامیہ کی طرف سے کوئی تالا بندی نہیں تھی۔ اس صورت میں، لیبر عدالت کے اس حکم کو جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ایک غیر قانونی تبدیلی ہوئی ہے، اس اعلان کے ساتھ خارج کر دیا گیا کہ زیر بحث ہڑتال ضروری نتائج کے ساتھ غیر قانونی تھی۔

لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے مذکورہ حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے، آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت سرٹیریری کی رٹ کے لیے درخواست دونوں کارکنوں نے بمبئی عدالت عالیہ کے

سامنے دائر کی تھی جہاں چگلا چیف جسٹس اور جے دکشت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ چونکہ اپیلیٹ ٹریبونل کا فیصلہ غلط تھا، اس لیے اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے، جس کے نتیجے میں لیبر عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا گیا۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ کے نتیجے میں ہمارے سامنے اپیل کے تحت ہے۔

قانون کے متعلقہ حصوں کو پڑھنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ جس حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہے وہ جائز ہے یا نہیں۔ بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 آجر اور ملازمین کے تعلقات کو منظم کرنے، صنعتی تنازعات کے تصفیے کے توضیعات بنانے اور کچھ دیگر مقاصد کے لیے فراہم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اس قانون نے بمبئی تجارتی تنازعات مصالحتی ایکٹ، 1934 اور بمبئی صنعتی تنازعات ایکٹ، 1938 کو منسوخ کر دیا۔ دفعہ 3(8) میں "تبدیلی" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس کا مطلب صنعتی معاملے میں تبدیلی ہے اور ذیلی دفعہ (15) میں "غیر قانونی تبدیلی" کی تعریف شامل ہے جس کا مطلب 8 کے ذیلی حصوں (4) اور (5) کے معنی میں غیر قانونی تبدیلی ہے۔ 46 جو مندرجہ ذیل اصطلاحات میں ہیں:-

"(1)..

(2)..

(3)..

(4) ذیلی دفعات (1)، (2) اور (3) توضیعات کی خلاف ورزی میں کی گئی کوئی بھی تبدیلی غیر قانونی ہو گی۔

(5) کسی تصفیے، ایوارڈ (اندراج شدہ قرارداد یا مؤثر حکم یا اجرتی بورڈ کے فیصلے)، (لیبر کورٹ یا صنعتی معاملات کو متاثر کرنے والی صنعتی عدالت) کی شرائط پر عمل کرنے میں ناکامی کو غیر قانونی تبدیلی سمجھا جائے گا۔

دفعہ 42 جو تبدیلی کی بات کرتی ہے اس کا حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے جہاں تک یہ ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہے:-

"(1) کوئی بھی آجر جو گوشوارہ II میں مذکور صنعتی معاملے کے سلسلے میں کسی بھی تبدیلی کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس طرح کے ارادے کا نوٹس مقررہ فارم میں ملازمین کے نمائندے کو دے گا۔ وہ اس طرح کے نوٹس کی ایک کاپی چیف مصالحت کار، مقامی علاقے کے لیے متعلقہ صنعت کے

مصالحت کار، رجسٹرار، لیبر آفیسر اور ایسے دوسرے شخص کو بھیجے گا جو مقرر کیا جائے۔ وہ اس طرح کے نوٹس کی ایک کاپی اس احاطے میں ایک نمایاں جگہ پر بھی چپکے گا جہاں تبدیلی سے متاثرہ ملازمین کام کے لیے ملازم ہیں اور ایسی دوسری جگہ پر جو کسی خاص معاملے میں چیف مصالحت کار کی طرف سے ہدایت کی جائے۔

".................................."

'ایکٹ کے دفعہ 3(18) میں صنعتی معاملے کی تعریف بھی درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

"'صنعتی معاملہ' سے مراد ملازمت، کام، اجرت، کام کے اوقات، مراعات، آجروں یا ملازمین کے حقوق یا فرائض، یا ملازمت کے طریقے، شرائط و ضوابط سے متعلق کوئی معاملہ ہے، اور اس میں شامل ہیں:-

(a) آجروں اور ملازمین کے درمیان تعلقات، یا کسی شخص کی برطرفی یا غیر ملازمت سے متعلق تمام معاملات؛

(b) کسی بھی ملازم یا ملازمین کے طبقے کے افعال کی حد بندی سے متعلق تمام معاملات؛

(c) کسی اندراج شدہ قرارداد کے تحت یا اس سے متعلق یا اس ایکٹ کے تحت پیش کردہ، تصفیہ یا ایوارڈ سے متعلق کسی بھی حق یا دعوے سے متعلق تمام معاملات۔

(د) کسی بھی صنعتی معاملے کے سلسلے میں منصفانہ اور صحیح کیا ہے اس کے تمام سوالات جو فوری طور پر متعلقہ شخص اور مجموعی طور پر برادری کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہیں۔

گوشوارہ II، پیرا 41 میں "معقولیت یا کام کے دیگر کارکردگی کے نظام" کا ذکر کیا گیا ہے اور اس لیے جب ایسی کوئی معقولیت متعارف کرائی جاتی ہے تو آجر پر یہ واجب ہوتا ہے کہ وہ ملازمین کے نمائندوں کو مقررہ فارم میں اس طرح کے ارادے کا نوٹس دے۔ ہم دفعہ 3(A-35) کا بھی حوالہ دے سکتے ہیں جس میں 'بند کرنا' کی وضاحت درج ذیل شرائط میں کی گئی ہے:-

"رکنے کا مطلب ہے مل کر کام کرنے والی صنعت میں ملازم کی طرف سے کام کا مکمل یا جزوی خاتمہ یا ملازمین کی مشترکہ سمجھ کے تحت کام جاری رکھنے یا کام قبول کرنے سے یکجا انکار یا آیا اس طرح کا خاتمہ یا انکار صنعتی تنازعہ کے نتیجے میں ہو یا نہ ہو۔

ذیلی دفعہ (36) 'ہڑتال' کی تعریف اس طرح کرتی ہے:-

"'ہڑتال کا مطلب ہے کسی صنعت میں ملازمین کی طرف سے مشترکہ طور پر کام کرنا مکمل یا جزوی طور پر بند کرنا یا ملازمین کی مشترکہ سمجھ کے تحت کام جاری رکھنے یا کام قبول کرنے سے انکار کرنا، جہاں اس طرح کا خاتمہ یا انکار صنعتی تنازعہ کے نتیجے میں ہوتا ہے۔

قانون کا باب XIV غیر قانونی ہڑتالوں اور تالا بندی سے متعلق ہے جس میں دفعہ 97 غیر قانونی ہڑتالوں سے متعلق ہے، جبکہ دفعہ 98 غیر قانونی تالا بندی سے متعلق ہے۔ دفعہ 97(1)(c) کے مطابق، ہڑتال غیر قانونی ہو گی اگر اسے صرف اس وجہ سے شروع کیا جائے یا جاری رکھا جائے کہ آجر نے کسی حکم رواں کی توضیعات پر عمل نہیں کیا ہے یا" غیر قانونی تبدیلی" کی ہے۔

اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ آیا زیر بحث ہڑتال غیر قانونی تھی، عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ملازم کے لیے کام روکنا ایک مشترکہ قانون کا حق ہے اور یہ کہ صرف قانونی ممانعت کے ذریعے ہی کچھ ہڑتالوں کو غیر قانونی بنایا گیا ہے۔ مزدور تعلقات کے مفاد میں۔ موجودہ معاملے میں چونکہ آجر کی طرف سے کوئی 'غیر قانونی تبدیلی' نہیں کی گئی تھی، عدالت عالیہ نے یہ رائے اختیار کی کہ اپیلٹ ٹریبونل کے اسی نتیجے پر کہ تبدیلی ایک قانونی تبدیلی تھی، زیر بحث ہڑتال دفعہ 97 کے دائرے میں نہیں آئی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 1946 کی دفعہ 97(1)(c) کی تعمیر کے حوالے سے ہمارے سامنے دو دلائل پیش کیے ہیں۔ ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ عدالت عالیہ غلطی پر تھی جب اس نے فیصلہ دیا کہ کسی ملازم کے ہڑتال پر جانے کے مشترکہ قانون کے حق کے طور پر کوئی حق ہے اور دفعہ 97 اس حق پر ایک راستہ تشکیل دیتی ہے۔ فاضل وکیل نے پیش کیا ہے کہ دفعہ 97(1)(c) کے تحت ہڑتال غیر قانونی ہو گی اگر اسے صرف اس وجہ سے شروع کیا گیا ہو یا جاری رکھا گیا ہو کہ آجر نے کسی حکم رواں کی توضیعات پر عمل نہیں کیا ہے یا اس نے غیر قانونی تبدیلی کی ہے۔ اگر ہڑتال غیر قانونی ہے جب اسے شروع کیا گیا ہے یا صرف اس وجہ سے جاری رکھا گیا ہے کہ آجر نے غیر قانونی تبدیلی کی ہے، تو اسے قانونی تبدیلی کے لیے شروع کرنے یا جاری رکھنے پر غیر قانونی ہونا چاہیے۔ فاضل وکیل کی دلیل یہ ہے کہ ضروری مضمرات کے ذریعے شق (c) اس ہڑتال کی مذمت کرتی ہے جو کسی ایسی تبدیلی کے لیے شروع کی گئی ہو یا جاری رکھی گئی ہو جو غیر قانونی نہیں ہے۔ فاضل وکیل کی دوسری دلیل یہ ہے کہ شق (ج) کا حقیقی دائرہ کار اور اثر یہ ہے: شق میں

موجود لفظ 'صرف' لفظ 'وجہ' کے ساتھ جاتا ہے، اور اگر ہڑتال صرف اس وجہ سے شروع کی جاتی ہے یا جاری رہتی ہے کہ آجر نے غیر قانونی تبدیلی کی ہے، تو یہ غیر قانونی ہو گا۔ جانچ یہ نہیں ہے کہ حقیقت میں کوئی قانونی یا غیر قانونی تبدیلی ہوئی تھی لیکن اس کی وجہ کیا تھی جس کی وجہ سے ملازمین نے ہڑتال کی، اور اگر ملازمین نے صرف اس وجہ سے ہڑتال شروع کی یا جاری رکھی کہ آجر نے غیر قانونی تبدیلی کی تھی، تو ہڑتال شق کی واضح شرائط کے اندر غیر قانونی ہو گی۔

ہماری رائے میں اس معاملے میں یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ اپیل گزار کی طرف سے فاضل وکیل کی پہلی دلیل درست ہے یا نہیں؛ کیونکہ ہماری واضح رائے ہے کہ دفعہ 97(1)(c) کی تعمیر کے حوالے سے دوسری دلیل درست ہے اور اسے غالب ہونا چاہیے۔ اس معاملے میں کارکن خود اس عرضی کے ساتھ عدالت میں آئے کہ آجر کی کارروائی غیر قانونی تبدیلی کے مترادف ہے۔ لیبر عدالت میں اپنی درخواست میں انہوں نے کہا: "کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر یہ دعا کی جاتی ہے کہ یہ معزز عدالت مخالف ملز کی طرف سے مذکورہ تالا بندی کو بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی قرار دے اور مخالف کو مذکورہ غیر قانونی تبدیلی کو واپس لینے کا حکم دیا جائے۔" لہذا یہ واضح ہے کہ اس معاملے میں کارکنوں نے صرف اس وجہ سے کام روک دیا کہ اپیل کنندہ آجر کی طرف سے کی گئی تبدیلی یا تجربہ ایک غیر قانونی تبدیلی تھی۔ اس لیے کارکنوں کی کارروائی ایکٹ کی دفعہ 97(1)(c) کی واضح شرائط کے اندر آئی۔ فاضل چیف جسٹس نے مقدمے کے اس پہلو پر غور نہیں کیا، اور اس استدلال پر ہڑتال کی قانونی حیثیت کے حوالے سے کسی نتیجے پر پہنچے جس نے دفعہ 97(1)(c) میں استعمال ہونے والے الفاظ کو مکمل اثر نہیں دیا۔ ہمارے خیال میں، اصل امتحان یہ معلوم کرنا تھا کہ ہڑتال کس وجہ سے شروع کی گئی تھی یا جاری رکھی گئی تھی، اور اس پر غور کرنا یا فیصلہ کرنا غیر ضروری تھا کہ آیا مزدوروں کو ہڑتال پر جانے کا مشترکہ قانون کا حق ہے یا کیا مزدوروں کو اس تبدیلی کے خلاف اجتماعی سودے بازی کے ذریعہ ہڑتال پر جانے کا حق ہے جو انہیں پسند نہیں تھا۔

کارکنوں کی طرف سے پیش ہوئے جناب گوکھلے نے ہمیں بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 کی مختلف توضیعات کے بذریعے لے جایا ہے، اور دلیل دی ہے کہ کارکنوں کو آجر کی طرف

سے اپنائے گئے کسی بھی اقدام کے خلاف اجتماعی سودے بازی کے ذریعہ ہڑتال پر جانے کا حق ہے جسے کارکن اپنے مفادات کے لیے نقصان دہ سمجھ سکتے ہیں، بشرطیکہ ہڑتال دفعہ 97 کے ممنوعہ دائرے میں نہ آئے۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مسٹر گوکھلے اپنی دلیل میں درست ہیں، ہمارے لیے یہ واضح ہے کہ اگر کارکن صرف اس وجہ سے ہڑتال شروع کرتے ہیں یا جاری رکھتے ہیں کہ آجر نے غیر قانونی تبدیلی کی ہے، تو وہ دفعہ 97(1)(c) کی واضح شرائط کے اندر آتے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آیا اس تبدیلی کو بعد میں لیبر عدالت نے قانونی تبدیلی پایا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ غیر قانونی تبدیلی کرنے والے آجر پر جرمانہ عائد کرنے کے لیے ایک علیحدہ شق موجود ہے۔ تاہم، دفعہ 97(1)(c) کے حوالے سے متعلقہ غور اس وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ہڑتال شروع کی گئی ہے یا جاری ہے۔ اس خاص معاملے میں یہ وجہ کافی واضح ہے۔ کارکنوں نے خود کہا کہ انہوں نے ہڑتال شروع کی اور جاری رکھی کیونکہ آجر نے غیر قانونی تبدیلی کی تھی۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، ہڑتال ایکٹ کی دفعہ 97(1)(c) کی واضح شرائط کے تحت غیر قانونی تھی۔

لہٰذا، ہماری رائے ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 97(1)(c) کی مناسب تشریح پر، ہڑتال جو 6 ستمبر 1951 سے شروع ہوئی اور 26 ستمبر 1951 تک جاری رہی، واضح طور پر غیر قانونی تھی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور 2 جولائی 1953 کے عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ لیبر اپیلیٹ عدالت کا 4 ستمبر 1952 کا حکم اس اعلان کے ساتھ کھڑا ہے کہ زیر بحث ہڑتال اپنے معمول کے نتائج کے ساتھ غیر قانونی تھی۔

اس معاملے میں، اپیل کنندہ نے بمبئی عدالت عالیہ سے عدالت عظمیٰ میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے سرٹیفکیٹ مانگتے ہوئے، جواب دہندگان کے ٹیکس شدہ اخراجات کو ایک سیٹ میں ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ خود اپیل گزار کے فاضل وکیل نے قرارداد کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس کے پیش نظر ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا یہ بمبئی عدالت عالیہ کے لیے کھلا تھا کہ وہ آئین کے آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت فٹنس کا سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے اس عدالت میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم جاری کرے، اور ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ جواب دہندگان کو اس اپیل کے اخراجات ایک سیٹ میں ادا کرے اور اس کے اپنے اخراجات برداشت کرے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔